باب۔۱۷

تمہید

فص داؤدیہ

قرآن شریف (کی سورۂ ص۔ آیت ۲۶) میں داؤد علیہ السلام کے لیے آیا ہے، (یَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ (یعنی) اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّـهِ، لوگوں میں حق و وحی کے مطابق حکم کرو اور ہوائے نفس اور غیر وحی کی اتباع نہ کرو، {کہ غیر وحی اور ہوائے نفس تم کو راہ خدا سے گمراہ کردے}۔

سوائے داؤد علیہ السلام کے کسی اور کے لیے خلافت کی تصریح و تنصیص نہیں۔ نہ آدم علیہ السلام کے لیے، نہ ابراہیم علیہ السلام کے لیے۔ حالاں کہ تمام انبیا خلیفۃ اللہ ہی ہوتے ہیں۔

داؤد علیہ السلام جب تسبیح کرتے تو پرندے اور پہاڑ سب تسبیح کرتے اور بحکم، الدّال علیٰ الخیر کفاعلہٖ (یعنی اچھی بات کی نقل کرنا بھی نیکی ہے) کے، سب کی تسبیح کا ثواب حضرت داؤد علیہ السلام کو ملتا۔

داؤد علیہ السلام کے پاس ایک مقدمہ پیش ہوا۔ ایک چرواہے کی بکریاں ایک کسان کا کھیت چر گئیں۔ کھیت کا نقصان بکریوں کی قیمت کے برابر تھا۔ لہٰذا داؤد علیہ السلام نے حکم دیا کہ بکریاں کسان کو دے دی جائیں۔ اس فیصلے سے چرواہا مفلس و قلاش ہو گیا۔ سلیمانؑ اس وقت بچے تھے۔ ان کو چرواہے پر رحم آ گیا۔ حکم دیا کہ کھیت تیار ہونے تک چرواہا کھیت کی خدمت کرے۔ جب کھیت تیار ہو جائے تو کسان کے حوالے کردے اور اپنی بکریاں واپس لے لے۔ شیخؒ فرماتے ہیں (کہ) داؤدؑ کو اجتہاد کرنے کی وجہ سے ایک درجے کا ثواب اور سلیمانؑ کو اجتہاد کا ایک ثواب، اور مطابق حق ہونے کی وجہ سے ایک ثواب، یعنی حق رس و مصیب کو دو ثواب (ملے)۔ شیخؒ کہتے ہیں کہ امت محمدیؐ پر بڑا کرم ہے کہ مجتہد مخطی کو داؤد علیہ السلام کا ثواب اور مجتہد مصیب کو سلیمان علیہ السلام کا ثواب عطا کرتا ہے۔

یہاں ایک بحث ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں (کہ) نبی اجتہاد نہیں کرتا بلکہ اس کی شان ہے، وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ - إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ، (یعنی)، وہ خواہشِ نفس سے حکم نہیں کرتا، کچھ نہیں بولتا۔ وہ تو وحی ہے جو {اللہ کی طرف سے} (نازل) کی جاتی ہے۔ (النجم: ۳ اور ۴)۔

بعض کہتے ہیں کہ نبی بھی اجتہاد کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کو غلطی پر باقی نہیں رکھتا۔ فوراً متنبہ کر دیتا ہے۔ اُسارائے بدر (یعنی مقام بدر میں سائبان کے نیچے) حضرت ابوبکرؓ کی رائے تھی کہ جزائے فدیہ لے کر

قیدی چھوڑ دئے جائیں، اور حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ قیدیوں کو قتل کر دیں۔ رحمۃ للعالمینؐ نے حضرت ابو بکرؓ کے مشورے کو قبول کیا۔ رائے پسند آئی فاروق اعظمؓ کی، مگر عمل باقی رکھا گیا صدیق اکبرؓ کی رائے کے موافق۔

خلفا کا سلسلہ آدمؑ سے لے کر ایں دم تک جاری ہے۔ تو کیا وہ خلیفۃ اللہ ہیں یا خلیفۃ الرسول۔۔؟ شیخؒ کہتے ہیں کہ باطن کے لحاظ سے خلیفۃ اللہ ہیں اور ظاہر کے لحاظ سے خلیفۃ الرسول۔ جس معدن، جس مقام سے نبی لیتے تھے اسی مقام سے انسانِ کامل، صاحب الزماں، غوث (اور) قطب لیتے ہیں۔ خلیفۃ الرسول کی حیثیت سے تابع احکام نبی ہیں۔ جس طرح بعض انبیا، انبیاے اولوالعزم کے تابع ہوتے ہیں اور فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ، [(یعنی) ان ہی کے راستے پر چلو، (الانعام:۹۰)] کا حکم ہے، اسی طرح اولیا بھی تابع نبی ہیں۔ حالاں کہ صاحبِ وحی دونوں ہیں۔ کوئی ولی قرآن وحدیثِ متواتر کی، جو یقینی ہیں، خلاف نہیں کر سکتا۔ ہاں حدیثِ ضعیف واحاد کی تصحیح رسولِ خدا سے کر لیتے ہیں۔ کیوں کہ حدیثِ احاد، گو عدل نے عدل سے روایت کی، مگر وہم اور روایت بالمعنیٰ اور ذاتی فہم کی غلطی سے معصوم نہیں۔ لہٰذا وہ رسولِ خدا سے راست دریافت کر سکتے ہیں۔

عرفاے محققین کے پاس انا من نور اللّٰہ وکلھم من نوری [یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور سب میرے نور سے ہے (حدیث۔ کتب الصوفیہ)] اور اللّٰہ المعطی وانا القاسم [یعنی اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرماتا ہے اور میں اسے تقسیم کرتا ہوں (حدیث۔ صحیح البخاری، کتب الصوفیہ)] ثابت ہے۔ لہٰذا کوئی قطب راست خداے تعالیٰ سے نہ لے سکتا ہے، نہ دیکھ سکتا ہے۔

امام الطریقۃ الشیخ ابوالحسن شاذلیؒ دعا و صلوٰۃ میں عرض کرتے ہیں۔ اللّٰھم صل وسلم من لم یدرکہ منّا سابق فی وجودہ ولا لاحق فی شھودہ ولا شیئی الا وھو بہ منوط اذ لو لا الواسطۃ لذھب الموسوط اللّٰھم انّہ سرک الجامع و نورک الواسع الدّال علیک وحجابک الاعظم القائم بین یدیک فلا یصل واصل الّا الی حضرتہ المعانعۃ ولا یھتدی حائر الا بالوارہ اللّامعۃ (یعنی) اے اللہ! درود وسلام بھیج اس ذات مقدس پر کہ ہمارے اگلے بزرگ ان کے وجود سے سابق نہیں ہیں اور ہمارے پچھلے بزرگوں کو ان کے شہود تک رسائی نہیں، ہر شئے ان سے وابستہ ہے کیوں کہ بیچ کی یہ کڑی نہ ہو تو طرفین مل ہی کب سکتے ہیں، خدایا وہ تیرے جامع راز ہیں اور تیرے واسع نور ہیں جو تیری طرف رہنما ہیں اور ایک بہت بڑا پردہ ہیں جو تیرے سامنے چھوڑا ہوا ہے، کوئی پہنچنے والا ہرگز نہیں پہنچ سکتا مگر ان کے دربار کی طرف۔ جو بیچ میں پڑتا ہے اور کسی حیرت مند کو ہدایت نہیں ہوتی مگر ان کے نور تاباں سے۔

نہ اٹھا ہے نہ اٹھے گا کبھی یہ بیچ سے پردہ
تواے نور خدا بے شک نقاب روے وحدت ہے
میں یہ عینک لگا کر جس کو چاہوں دیکھ لیتا ہوں
اگر آنکھوں پہ یہ عینک نہ ہو پھر نور ظلمت ہے

سید غوث الاعظم عبدالقادر الجیلانیؒ فرماتے ہیں۔ اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمدن الذی تاھت فی انوار جلالہ اولو العزم من المرسلین و تحیّرت فی درک حقائقہ عظماء الملٰئکۃ المھیمّن، روح ارواح عبادک و معدن اسرارک و منبع انوارک۔ (یعنی) اے اللہ! صلوٰۃ وسلام نازل کر سیدنا محمد ﷺ پر جن کے انوار جلال میں انبیاے مرسلین سرگشتہ وحیران ہیں، اور ان کی حقیقت کے ادراک کرنے میں بزرگ ترین ملائکہ مہیمن سرگرداں ہیں، وہ تیرے بندوں کی جانِ جاں ہیں، تیرے اسرار کے معدن ہیں اور تیرے انوار کے منبع وسرچشمہ ہیں۔